زیارتِ حرمین

کے

آداب

رسالة إلى زائرة الحرمين

تالیف:

ڈاکٹر فدلہ بنت محمد آل حواش القحطانی

ترجمہ:

سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ دل سے دل تک کا ایک پیغام ہے جو میں بہ طور خاص مشرق و مغرب کی تمام مسلم بہنوں تک پہنچانا چاہتی ہوں-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری اسلامی بہن ! سب سے پہلے میں اسلامی سلام کے ساتھ آپ کا خیر مقدم کرتی ہوں، اللہ السلام (اللہ کا ایک اسم "السلام" بھی ہے) سے یہ دست بہ دعا ہوں کہ دار السلام (جنت) میں سلامتی کے ساتھ آپ کا خیر مقدم کرے، میری اسلامی بہنو! میں آپ کو اہلا سہلا اور خوش آمدید کہتی ہوں ، بلد حرام میں آپ کی آمد سے ہمیں بے حد خوشی ہوتی ہے۔اے میری بہن! ہمیں اسلام اور عقیدے کے رشتے نے باہم جمع کیا ہے، اے میری بہن کہ جو دور دراز ملک سے محبت اور شوق کے جذبات سے لبریز ہو کر اس مقدس اور بابرکت بقعۂ ارضی پر تشریف لائی ہیں، آپ کے تیئں ہمارے اوپر یہ حق بنتا ہے کہ ہم آپ کا بہتر انداز میں استقبال کریں، آپ کے ساتھ سچی خیر خواہی سے پیش آئیں، ہر قسم کی بھلائی اور تقوی کی ہم باہم ایک دوسرے کو وصیت اور تلقین کریں، اسی مقصد کے لئے میں نے اپنے دل کے باتیں چند سطور میں رقم کی ہیں، اور اللہ سے دعا گو ہوں کہ ان باتوں کو خالص اور درست بنائے، اور انہیں مشرق و مغرب کی ہر بہن تک پہنچائے، یہ کتاب وسنت کی خوشبوؤں میں بسا ہوا ایک خوشنما گلدستہ ہے، جو اہل خانہ اور

اپنے ملک کو لوٹنے کے بعد بھی آپ کے ساتھ رہے گا اور اس کی خوشبو ومہک آپ کے پاس پھوٹتی رہے گی۔

پہلا پیغام: توحید کا اہتمام

کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کو پوری سچائی اوراخلاص کے ساتھ بجالانا، اس لئے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کے ذریعہ ہی انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے، یہ کلمہ اسلام کی کنجی ہے، یہ توحید کا وہ کلمہ ہے جس کی خاطر اللہ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا، اللہ کا ارشاد ہے:(وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحي اليہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون)[1] یعنی کہ: تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو. کلمۂ توحید کی خاطر میزان قائم کئے گے، جہاد کی تلواریں بے نیام کی گئیں، اسی کے لئے قیامت برپا کی جائے گی اور لوگ دو حصوں میں بٹ جائیں گے: ایک گروہ جنت میں جائے گا اور دوسرا جہنم میں، کلمۂ توحید کے ذریعہ ہی جان ومال محفوظ ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:أمرت ان أقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ، فمن

1-انبیاء:۲۵

قال لا الہ الا اللہ فقد عصم مني نفسہ ومالہ الا بحقہ ، وحسابہ علی اللہ[2]

یعنی کہ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کے اقراری نہ ہوجائیں، جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال محفوظ کر لئے سوائے اس کے حق کے ساتھ، اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ ایک مسلمان کیسے کلمۂ توحید کی بجا آوری کر سکتا ہے، اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کے معانی کیا ہیں، اس کے شروط اور نواقض کیا ہیں؟!

وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ: کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں بالکل ہے لیکن کوئی ایسی چابی نہیں ہے جس کے دانت نہ ہوں، اگر تمہارے پاس ایسی کنجی ہے جس کے دانت بھی ہوں تو وہ کنجی تمہارے لئے دروازہ کھول پائے گی ورنہ نہیں۔[3]

کلمۂ توحید کا معنی:

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اور اس کے سوا تمام معبودات ناحق پوجے جاتے ہیں۔

2- بخاری:۲۵، مسلم:۱۳۸ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ

3- بخاری (۱۲۳۷)، اسے ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں موصولا ذکر کیا ہے، دیکھیں ابن حجر کی کتاب تغلیق التعلیق: (۴۵۳-۴۵۴)

کلمۂ توحید کے دو بنیادی رکن ہیں جو کہ یہ ہیں:

پہلا رکن: وہ نفی جو" لا الہ "میں ہے ، یہ تمام خداؤں کی نفی اور انکار ہے.

دوسرا رکن: اثبات ہے ، جو کہ الا اللہ میں ہے – یعنی صرف ایک اللہ کی عبادت

کلمۂ توحید کے کچھ شروط ہیں جن کا پایا جانا ضروری ہے:

ان شروط کو حافظ الحکمی نے ان اشعار میں جمع کیا ہے :

و بشروط سبعة قد قيدت		وفى نصوص الوحي حقاوردت
فإنہ لم ينتفع قائلها		بالنطق الا حيث يستكملها
العلم و اليقين و القبول		و الانقياد فادرِ ما أقول
و الصدق و الاخلاص و المحبة		وفقک الله لما احبه

یعنی کہ: کلمۂ توحید کے سات شروط ہیں جو نصوص میں وارد ہوئے ہیں کلمۂ توحید کا کہنے والا اس سے اسی وقت مستفید ہو سکتا ہے جب کہ ان شروط پر پورا اترے-

ان شروط میں سے علم ، یقین، قبول اور پیروی ہیں ، آپ میری بات کو جان رکھیں سچائی، اخلاص اور محبت توحید کے بقیہ شروط ہیں، اللہ آپ کو اس کی توفیق دے جو اسے محبوب ہے.

گویا توحید کے شروط یہ ہیں: علم، یقین، قبول، تسلیم و پیروی، صداقت و سچائی، اخلاص اور محبت۔

پہلی شرط: علم اپنے تمام مطلوبہ معانی کے ساتھ۔ جس میں کچھ نفی اور کچھ اثبات ہے۔ ایسا علم جو جہالت کے منافی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات واللہ یعلم متقلبکم ومثواکم[4].

یعنی کہ: اے نبی آپ یقین کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی، اللہ تم لوگوں کی آمدورفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔

دوسری شرط: یقین جو کہ شک کے منافی ہے، اس کی دلیل اللہ برتر وبالا کا یہ فرمان ہے: انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا بأموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ أولئک ھم الصادقون[5].

یعنی کہ: مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر پکا ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہیں یہی سچے اور راست گو ہیں۔

تیسری شرط: اخلاص جو کہ شرک کے منافی ہے، اللہ تبارک وتعالی کا یہ فرمان اس پر دلالت کرتا ہے کہ:

4- سورۃ محمد:۱۹

5- حجرات:۱۵

ألا لله الدين الخالص والذين اتخذوه من دونه أولياء ما نعبدهم الا ليقربونا إلى الله زلفى إن الله يحكم بينهم فيما هم فيه يختلفون إن الله لا يهدي من هو كاذب كفار[6].

خبر دار! اللہ تعالی ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا سچا فیصلہ اللہ خود کرے گا، جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں کو اللہ تعالی راہ نہیں دکھاتا).

نیز اللہ کا ارشاد ہے: وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيمون الصلاة وذلک دين القيمة.[7]

ترجمہ: انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں, ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا-

چوتھی شرط: صداقت اور راست گوئی جو کہ جھوٹ کے منافی ہے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

الم احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا آمنا وهم لا يفتنون ولقد فتنا الذين من قبلهم فليعلمن الله الذين صدقوا وليعلمن الكاذبين[8].

---

6 سورۃ زمر:۳

7 سورۃ بینۃ:۵

8 عنکبوت:۲

یعنی کہ: (الم) کیالوگوں نے یہ گمان کرر کھاہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟ ان اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا، یقیناًاللہ تعالی انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کرلے گا جو جھوٹے ہیں۔

پانچویں شرط: کلمہ (لا الہ الا اللہ) اور اس کے تقاضوں کی محبت، اللہ تبارک وتعالی کا یہ قول اس پر دلالت کرتا ہے کہ:

ومن الناس من يتخذ من دون الله أندادا يحبونهم كحب الله والذين آمنوا اشد حبا لله ولويرى الذين ظلموا اذ يرون العذاب ان القوة لله جميعا وان الله شديد العذاب[9].

یعنی کہ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہئے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں، کاش کہ مشرک لوگ جانتے، جب کہ اللہ کے عذاب کو دیکھ کر (جان لیں گے) کہ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (تو ہر گز شرک نہ کرتے)۔

چھٹی شرط: کلمۂ توحید کے مدلول کے آگے مکمل سپردگی، اس بارے میں اللہ تبارک وتعالی کا ارشادہے:

9-بقرۃ:١٦٥

ومن يسلم وجهہ إلى الله وهو محسن فقد استمسك بالعروة الوثقى والى الله عاقبة الامور[10].

یعنی کہ: اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کردے اور ہو بھی نیکو کار، یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا، تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے.

نیز اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے:

وأنيبوا إلى ربكم وأسلموا لہ من قبل أن يأتيكم العذاب ثم لا تنصرون[11].

یعنی کہ: تم سب اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کئے جاؤ اس سے قبل کے تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔

ساتویں شرط: اس کلمہ کے تقاضوں کو قولی، عملی اور اعتقادی ہر طرح سے اپنانا اور قبول کرنا، اللہ تعالی فرماتا ہے کہ:

إنهم كانوا إذا قيل لهم لا الہ الا الله يستكبرون ويقولون أئنا لتاركوا آلهتنا لشاعر مجنون[12].

10- لقمان:۲۲

11- زمر:۵۴

12- صافات:۳۵

یعنی کہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں.

عبادت توحید کے بنا عبادت نہیں کہلا سکتی، جب اس میں شرک شامل ہو جائے تو وہ اسی طرح فاسد ہو جاتی ہے جس طرح وضو کے بغیر نماز۔

خبر دار کہ آپ اللہ کے اس گھر کو پہنچیں اور آپ کے دل میں غیر اللہ کے لئے محبت ہو، یا آپ یہ عقیدہ رکھ کر اللہ کے اس گھر میں آئیں کہ اللہ کے ساتھ اس کی ربوبیت، الوہیت اور اسماء وصفات میں کوئی اور بھی شریک ہے، جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کوئی بندہ، یا فرشتہ، یا پتھر، یا صنم اور بت کسی بھی طرح کے نفع ونقصان کا مالک ہے، یا اس کی طرف عبادت کا ادنی حصہ بھی پھیرے جیسے دعا، نذر ونیاز، یا محبت، یا خوف وخشیت وغیرہ، تو اس نے اللہ تعالی کے ساتھ کفر کیا اور جو ان سب کو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ بنا کر انہیں پکارے، ان سے شفاعت طلب کرے اور ان پر توکل کرے تو اس نے بھی اللہ تعالی کے ساتھ کفر کیا، یہی وہ شرک ہے جس سے اللہ نے اپنے بندوں کو ڈرایا اور متنبہ فرمایا ہے، اور اس شرک پر جس کی موت ہوتی ہے وہ جہنمی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

والذين اتخذوا من دونه أولياء ما نعبدهم الا ليقربونا إلى الله زلفى[13].

13-زمر:۳

یعنی کہ: جن لوگوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم انہیں صرف اس لئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہیں۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلک لمن يشاء[14].

یعنی کہ: یقیناً اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

نیز اللہ کا ارشاد ہے: ومن يشرک بالله فقد افترى إثما عظيما.[15]

یعنی کہ: جو اللہ تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔

مزید اللہ فرماتا ہے: إنه من يشرک بالله فقد حرّم الله عليه الجنة ومأواه النار وما للظالمين من انصار[16].

یعنی کہ: یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

شرک نیکیوں کو ضائع اور باطل کر دیتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے:

14-نساء:۴۸

15-نساء:۴۸

16-مائدہ:۷۲

ولقد أوحي اليک وإلى الذين من قبلک لئن أشركت ليحبطن عملک ولتكونن من الخاسرين.[17]

یعنی کہ:یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے کے تمام نبیوں کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تونے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین توزیاں کاروں میں سے ہو جائے گا۔

یہ بھی اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے کہ:

غیر اللہ کے لئے خون بہایا جائے: اللہ تعالی کا یہ فرمان اس بات کی دلیل ہے کہ کسی کے نام پہ خون بہانا اور ذبیحہ پیش کرنا عبادت ہے:

قل إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين.[18]

یعنی کہ: آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

نیز اللہ تعالی کا ارشاد ہے:فصلِّ لربک وانحر.[19]

17-زمر:۶۵

18-انعام:۱۶۲

19-کوثر:۲

یعنی کہ: تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر، غیر اللہ کے لئے نذر و نیاز ماننا بھی شرک اور لا الہ الا اللہ کے منافی ہے، اس لئے کے نذر کے ذریعہ تقرب حاصل کیا جاتا اور تعظیم بجالائی جاتی ہے۔

غیر اللہ کے لئے سجدے اور رکوع کرنا بھی شرک اور لا الہ الا اللہ کے منافی ہے، اس لئے کہ سجدے اور رکوع کا مقصد بھی قربت حاصل کرنا اور تعظیم بجالانا ہوتا ہے۔

غیر اللہ کے لئے طواف کرنا شرک ہے: جیسا کہ بہت سے مشرکین مزاروں، قبروں اور خانقاہوں جیسی جگہوں پہ کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں، اس لئے کہ طواف کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ جس کا طواف کیا جارہا ہے اس کی عظمت بجالائی جائے۔

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: إن الذين تدعون من دون الله عباد أمثالكم فادعوهم فليستجيبوا لكم إن كنتم صادقين.[20]

یعنی کہ: واقعی اللہ کو چھوڑ کر تم جس کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم جیسے ہی بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیئے کہ تمہارا کہنا کردیں اگر تم سچے ہو۔

اللہ کے ساتھ اس کی وحدانیت میں شرک کرنے کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے بغیر فیصلے کئے جائیں، اللہ کی اتاری ہوئی وحي کے مطابق فیصلے کرنا اللہ سے قریب کرنے والی عظیم ترین عبادتوں میں سے ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں

20- أعراف: ۱۹۴

بیان ہوا ہے:إن الحكم الا لله أمر ألا تعبدوا إلا اياه ذلک الدين القيم ولكن أكثر الناس لا يعلمون[21].

یعنی کہ: فرمانروائی صرف اللہ تعالی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اللہ تعالی نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو شریعت الہی کو پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں اور عادتوں کو فیصل وحاکم بنالیتے ہیں، اللہ نے فرمایا:ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئک هم الكافرون.[22]

یعنی کہ: جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ پورے اور پختہ کافر ہیں۔

اور فرمایا کہ:ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئک هم الظالمون[23].

یعنی کہ: جو لوگ اللہ تعالی کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلے نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔

21-یوسف:۴۰

22مائدہ:۴۴

23مائدہ:۴۵

دائرہ اسلام سے نکال دینے والے وہ امور جو اسلام کے منافی ہیں (نواقض اسلام) اور اہل علم نے انہیں ذکر کیا ہے:

پہلی چیز: عبادت میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک اور ساجھی بنانا:

اللہ تعالی نے فرمایا: إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء.[24]

یعنی کہ: یقیناً اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔

اور فرمایا کہ: إنه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة ومأواه النار وما للظالمين من أنصار.[25]

یعنی کہ: یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

یہ بھی اللہ کے ساتھ عبادت میں شرک ہی ہے کہ مردوں کو پکارا جائے، ان سے مدد طلب کی جائے، ان کے چرنوں میں نذر و نیاز اور بھینٹ چڑھائے جائیں جیسا کہ جنات اور مردوں کے لئے کچھ لوگ پیش کرتے ہیں۔

24- نساء:۴۸

25- مائدہ:۷۲

دوسری چیز: اس پر اجماع ہے کہ جس نے اپنے اور اللہ کے درمیان واسطے بنائے، انہیں پکارا، ان سے شفاعت طلب کی اور ان پر توکل اور بھروسہ کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

تیسری چیز: جو مشرکوں کو کافر نہیں مانتا، یا ان کے شرک میں شک کرتا ہے، یا ان کے مذہب کو درست مانتا ہے، وہ بھی کافر ہے۔

چوتھی چیز: جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ کسی اور کا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے زیادہ کامل ہے یا کسی اور کے فیصلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں سے زیادہ بہتر ہیں مثلا طاغوتوں کے فیصلے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں پر ترجیح دیتا ہے، تو ایسا شخص کافر ہے۔

پانچویں چیز: جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کسی بھی چیز سے نفرت کی، اس نے کفر کیا، اگر چہ اس پر عمل ہی کیوں نہ کرے، اللہ تعالی کا یہ ارشاد اس کی بین دلیل ہے:ذلک بأنهم كرهوا ما أنزل الله فأحبط أعمالهم.[26]

یعنی کہ: یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالی نے بھی ان کے اعمال ضائع کردئے۔

چھٹی چیز: جس نے دین اسلام کے کسی حکم، یا کسی عمل کے ثواب یا سزاوعقاب کا مزاق اڑایا، اس نے کفر کا ارتکاب کیا، اس کی دلیل یہ آیت ہے:قل أبالله وآياته ورسوله كنتم تستهزؤن لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم.[27]

26- محمد:۹

یعنی کہ: کہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے تھے، تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے، اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کر لیں تو کچھ لوگوں کو ان کے جرم کی سزا بھی دیں گے۔

ساتویں چیز: جادو، اور کسی کو کسی چیز سے پھیر دینا یا کسی کو کسی کی طرف مائل کر دینا، جس نے ایسا کیا یا اس سے اپنی رضامندی ظاہر کی، اس نے کفر کیا، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

وما يعلّمان من أحد حتى يقولا انما نحن فتنة فلا تكفر[28].

یعنی کہ: وہ دونوں (ہاروت ماروت) کسی شخص کو اس وقت تک جادو نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں، تو کفر نہ کر۔

آٹھویں چیز: مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کی مدد کرنا اور ان کے غلبہ پانے میں ان کا ساتھ دینا، اس کی دلیل یہ آیت باری تعالی ہے: ومن يتولّهم منكم فإنه منهم إن الله لا يهدي القوم الظالمين[29].

یعنی کہ: تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالی ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔

27-توبہ:٦٥

28-بقرۃ:١٠٢

29م-ائدہ:٥١

نویں چیز: جس کا یہ عقیدہ ہو کہ کچھ لوگوں کے لئے یہ گنجائش موجود ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ترک کردیں جیسا کہ خضر نے موسی علیہ السلام کی شریعت کو ترک کردیا، تو ایسا شخص کافر ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو فى الآخرة من الخاسرين[30].

یعنی کہ: جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔

دسویں چیز: اللہ کے دین سے اعراض برتنا اور منہ پھیرنا، نہ ہی اسے سیکھنا اور نہ اس پر کار بند رہنا، دلیل یہ آیت ہے: ومن أظلم ممن ذكر بآيات ربه ثم أعرض عنها انا من المجرمين منتقمون[31].

یعنی کہ: اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالی کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا، یقین مانو کہ ہم بھی گناہ گار سے انتقام لینے والے ہیں۔

ان تمام نواقض اسلام اور دین کے منافی امور کے معاملے میں سنجیدہ، بے سنجیدہ، خوف زدہ اور پر امن انسان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے سوائے اس شخص کے جس کے ساتھ زور اور جبر کیا جائے۔ یہ تمام چیزیں نہایت خطرناک ہیں، لوگوں کے ساتھ بیشتر یہ معاملات پیش آتے رہتے ہیں، اس لئے مسلمان کو ان چیزوں سے ہوشیار اور ان معاملات

30- آل عمران:۸۵

31- سجدة:۲۲

میں اپنے تئیں متنبہ رہنا چاہیے، غضب الٰہی کو بڑھکانے والی چیزوں اور دردناک عذاب سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔[32]

32- سماحۃ الشیخ عبد العزیز ابن باز رحمہ کے آفیشیل ویب سائٹ سے ماخوذ

شریعت میں شرک کے تمام دروازے اور وسائل پر قدغن اور پہرے لگا دئے گے ہیں، جو کہ یہ ہیں:

قبروں کی تعظیم اور غلو، قبروں کو عبادت گاہ بنانا اور ان کے پاس نمازیں ادا کرنا.

قبروں پر چراغاں کرنا، ان پر عمارت بنانا، انہیں پختہ کرنا، ان پر کتبے لکھنا اور وہاں جا کر عید منانا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔
ابو هریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عید گاہ، بلکہ میرے اوپر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تم جہاں کہیں بھی رہو تمہاری درودیں ہمیں پہنچ جاتی ہیں.[33]

ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللهم لا تجعل قبری وثناً، لعن الله قوما اتخذوا قبور أنبياءهم مساجد.[34]
اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بننے دینا، اللہ کی لعنت ہو اس قوم پر جس نے انبیاء کی قبروں کو مسجدوں میں بدل دیا۔

نیز آپ نے فرمایا:

33 ابو داؤد: (۲۰۴۲)

34 مسند احمد (۷۳۵۲)، مسند ابو یعلی: (۲۳۱۲)، مسند حمیدی: (۴۴۵۲)

اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بننے دینا کہ اس کی پرستش ہونے لگے,اس قوم پر اللہ کا شدید غضب ہو جس نے انبیاء کی قبروں کو مسجد بناڈالا۔ 35

اما عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے انبیاء کی قبروں کو مسجد بناڈالا۔ اما عائشہ کہتی ہیں: اگر آپ کی یہ حدیث نہ ہوتی تو آپ کی قبر نمایاں کردی جاتی، تاہم اس بات کا خدشہ ضرور تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو مسجد نا بنادیا جائے۔ 36

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ یہودیوں کو غارت کرے انہوں نے انبیاء کی قبروں کو مسجدوں میں تبدیل کردیا۔ 37

دوسرا پیغام: عبادت میں اخلاص اپنانا، جس کے معنی ہیں اللہ کی رضا کے لئے عمل کرنا.

،یہی عمل کی قبولیت کی شرط, دین کی حقیقت اور رسولوں کی دعوت کا مضمون ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

وما أمروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء. 38

یعنی کہ: انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین خالص رکھیں.

35- مؤطا مالک: (۱۱۷۲) ۹- کتاب: سفر میں نماز قصر کرنے کا حکم

36- بخاری: (۱۳۹۰), مسلم: (۵۲۹)

37- بخاری: (۴۳۷), مسلم: (۵۳۰)

نیز کہا کہ:الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم أیکم أحسن عملاً وھو العزیز الغفور[39].

یعنی کہ: جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

اس آیت میں وارد (لیبلوکم أیکم أحسن عملا) کے بارے میں فضیل عیاض کہتے ہیں کہ: خالص اور درست عمل، ان سے دریافت کیا گیا کہ اے ابو علی! خالص اور درست سے کیا مراد ہے تو انہوں نے کہا: اگر عمل خالص ہو اور درست (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نہ ہو) تو مقبول نہیں ہے، اسی طرح اگر عمل درست تو ہو لیکن خالص (اللہ کی رضا کے لئے) نہیں ہو تو قابل قبول نہیں ہے، یہاں تک کہ خلوص اور درستگی یکجانہ ہو جائیں۔ خالص یہ ہے کہ اللہ کے لئے کیا جائے، اور صواب ودرستگی یہ ہے کہ نبی کی سنت کے مطابق ادا کیا جائے، اللہ کے اس فرمان کا یہی مقصد ہے: فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولایشرک بعبادۃ ربہ احدا[40].

38-بینۃ:۵

39-سورۃ ملک:۲

40-فتاوی ابن تیمیہ:(۳۳۳۱)

یعنی کہ: جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

گویا بغیر اخلاص کا عمل بالکل اسی طرح ہے کہ کوئی مٹی سے لدے ہوئے مشکیزے کو ڈھو رہا ہو جو اسے بوجھل تو کرتا ہے لیکن فائدہ نہیں پہنچاتا۔

اے میری عزیزہ! میں آپ سے رازدارانہ نصیحت کرتی ہوں کہ:

آپ کو اپنی عبادت کے قبول ہونے کی فکر دامن گیر رہنی چاہئے، آپ تصویر کشی اور ان تمام چیزوں سے بچیں جو آپ کے دل کے اخلاص کو متاثر کرتے ہیں۔

تیسرا پیغام: کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا

عمل کی قبولیت کے لئے جو شروط ضروری ہیں، وہ یہ ہیں :

۱۔ اخلاص

۲۔ متابعت، جس کے معنی ہیں سنت کی پیروی کے۔

سنت کی اتباع کے بغیر عمل صاحبِ عمل کے منہ پر مار دیا جائے گا، عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ کی یہ حدیث مروی ہے کہ: جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے، تو وہ مردود ہے۔[41]

مسلم کی روایت ہے کہ: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین میں نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔[42]

41- بخاری:(۲۶۹۵), مسلم:(۱۷۱۸)

آپ اتنی لمبی مسافت طے کرکے یہاں آئی ہیں، زاد راہ اور متاع سفر ساتھ لائی ہیں، بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے پاس ایک کتاب بھی رکھیں جو آپ کو ایک ایک کرکے نماز، عمرہ اور حج جیسی عبادتوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرکے بیان کرے۔

اب میں کچھ ایسی بدعتوں کے بارے میں بتانے جارہی ہوں جو معتمرین اور حجاج کے درمیان پھیلی ہوئی ہیں:

۱۔اجتماعی دعاء

۲۔طواف میں ہر چکر کے لئے خاص دعا کا اہتمام

۳۔مقام ابراہیم کو چھونا

۴۔ایسے آثار کی زیارت کرنا جن کی زیارت مسنون نہیں ہے، مثلا صالحین کی قبریں

۵۔کسی خاص رنگ کا احرام پہننا اور اسے نا اتارنا

۶۔ ماہ رجب یا کسی بھی ایسے وقت میں بہ طور خاص عبادت کرنا جو ثابت نہیں ہے

۷۔ عید میلاد النبی منانا۔

یہ ایک لنک ہے (البیان السدید فی تحریم الاحتفال بالمولد النبوی) کے نام سے جس میں عید میلاد النبی کی حقیقت بیان کی گئی ہے:

42-بخاری:(۷۳۵۰)،مسلم:(۱۷۱۸)

http://d-gathla.com/index.php?option=content&task=view&id=23924

۸۔ مکہ اور مدینہ سے لائی ہوئی چیزوں سے تبرک حاصل کرنا، حاجیوں اور معتمرین کا اپنے ساتھ مکہ اور مدینہ کے پتھر تبرک کے اعتقاد سے اپنے ملک لے جانا۔

۹۔ حرم کی دیواروں اور دروازوں کو چھونا، ان سے منفعت حاصل کرنے اور بلاء کو ٹالنے کی شفاعت طلب کرنا۔

۱۰۔ روضۂ نبوی میں چھٹیاں ڈالنا، آثار قدیمہ سے تبرک حاصل کرنا اور اللہ کے علاوہ ان کے نفع ونقصان کا عقیدہ رکھنا، یہ سب ایسی بدعتیں ہیں جن کی دین میں کوئی حقیقت نہیں ہے، بلکہ یہ شرک اکبر تک پہنچانے والے اعمال ہیں۔ والعیاذ باللہ

چوتھا پیغام: نماز قائم کرنا

نماز دین کا ستون ہے، یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن سب سے پہلے سوال کیا جائے گا، اس لئے اس کا اہتمام کرنا اور اس کی ادائیگی میں اطمینان بہ حال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں سکون واطمینان اور خشوع خضوع کا بالکل اہتمام نہیں کر رہا ہے تو آپ نے اس سے کہا: (ارجع فصل فانک لم تصل) جاکر پھر سے نماز ادا کر کیوں کہ تمہاری نماز ہوئی نہیں۔ جیسا کہ اس حدیث میں

وارد ہوا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں غلطی کرنے والے شخص کو متنبہ فرمایا(حدیث المسیٔ صلاتہ)، حدیث صحیح بخاری میں حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، آپ کے بعد ایک صحابی اندر آئے اور نماز ادا کی، اس کے بعد آپ کے پاس آکر سلام عرض کیا، آپ نے کہا: جاکر پھر سے نماز ادا کرو کیوں کہ تم نے نماز (درست طریقے سے) نہیں پڑھی۔ انہوں نے جاکر پہلے ہی کی طرح نماز دہرایا اور پھر آپ کے پاس آکر سلام عرض کیا، آپ نے پھر فرمایا: جاکر پھر سے نماز ادا کرو کہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ ایسا ہی تین مرتبہ ہوا، تب اس صحابی نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، مجھے اس سے بہتر انداز میں نماز نہیں آتی، آپ مجھے نماز کا صحیح طریقہ سکھادیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو تکبیر کہیں، پھر قرآن کا جو حصہ میسر ہوسکے، تلاوت کریں، پھر رکوع کریں یہاں تک کہ پورے اطمینان کے ساتھ رکوع ہوجائے، پھر کھڑے ہوجائیں یہاں تک کہ اعتدال کے ساتھ قیام ہوجائے، پھر سجدہ کریں یہاں تک کہ اطمینان کے ساتھ سجدہ ہوجائے، پھر اٹھ کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائیں، اور پوری نماز اسی طریقہ سے ادا کریں۔ 43

43- بخاری:(٦٩٣)، مسلم:(٣٩٧)

معلوم ہوا کہ نماز اسی طرح قائم کرنا واجب ہے جس طرح کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واجبات اور ارکان کے ساتھ ادا کرنے کا ہمیں حکم دیا ہے:(صلوا كما رأيتموني أصلي)44

اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے دیکھتے ہو۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت زید بن وہب سے روایت کیا ہے کہ: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع وسجود مکمل نہیں کر رہا ہے تو اس سے کہا: تمہاری نماز نہیں ہوئی، اگر تمہاری موت اسی حالت میں ہوئی تو گویا تم اس فطرت پر فوت نہیں ہوئے جس پر اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔45

یہ لنک نماز نبوی کی کیفیت پر مشتمل ہے جسے شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے پیش کیا ہے:

http://saaid.net/bahoth233.pdf

44-بخاری:(٦٣١)

45-بخاری:(٧٥٨)

پانچواں پیغام: حجاب اور پردہ

اللہ نے پردے کا حکم دنیا کی سب سے افضل ترین خواتین نبی کی ازواج مطہرات اور آپ کی صاحبزادیوں کو دیا، اللہ فرماتا ہے:وإذا سألتموهن متاعاً فاسألوهن من وراء حجاب ذلكم أطهر لقلوبكم وقلوبهن۔46

یعنی کہ: جب تم نبی کی بیویوں سے کچھ طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے کامل پاکیزگی یہی ہے۔

مزید اللہ کا فرمان ہے:يا أيها النبي قل لأزواجك وبناتك ونساء المومنين يدنين عليهن من جلابيبهن.47

یعنی کہ: اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکایا کریں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: اللہ تعالی نے مومن عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ کسی ضرورت کے تحت اگر وہ گھر سے نکلیں تو سر کے اوپر سے چہرے پر جلباب گرا لیا کریں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔ 48

46-احزاب:۵۳

47-احزاب:۵۹

48-تفسیر الطبری:(۴۲۶)

صحابی کی تفسیر حجت اور دلیل مانی جاتی ہے، جلباب سے مراد ہے عبایہ اور برقعہ کی طرح دوپٹے کے اوپر سے اوڑھی جانے والی چادر۔

اے میری اسلامی بہن! اللہ کے اس خطاب میں آپ بھی شامل ہیں جو اللہ نے نبی کی ازواج اور صاحبزادیوں سے فرمایا ہے، صحابیات رضی اللہ عنہن کا یہ طریقہ تھا کہ حکم الٰہی کے نازل ہوتے ہی اس پر کاربند اور عمل پیرا ہوجاتی تھیں۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:ولیضـــربن بخمـــرھن علـــی جیـــوبھن .49

یعنی کہ: مسلمان عورتیں اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں۔ خمار (دوپٹہ) وہ ہے جسے عورتیں سر پر اوڑھتی اور اس سے سر ڈھانپتی ہیں، اگر عورت کو اپنے سینے پر دوپٹہ ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے تو اسے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ چہرے کا بھی پردہ کرے، یا تو اس لئے کہ سینہ ڈھانکنے سے چہرہ ڈھانکنا لازم آتا ہے یا پھر قیاس اس کی تائید کرتی ہے۔ اس لئے کہ جب سینا اور گردن کا پردہ واجب ہے تو چہرے کا پردہ بہ درجۂ اولی واجب ہے، بلکہ فطرت اس پر دلالت کرتی ہے، عورت کی تعریف، اس کے چہرے کے حسن وجمال کی بنیاد پر ہی کی جاتی ہے، یقیناً حجاب مومنہ خواتین کی شان وپہچان اور پاک دامن وپاک باز مسلم عورتوں کی فطرت ہے جس پر اللہ نے انہیں پیدا فرمایا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ حجاب صرف بدن چھپانے کا نام ہے، اس کی یہ بات شریعت اور فطرت دونوں کے منافی ہے۔ مختلف زمانے میں مسلمان خواتین کا جو رہن سہن رہا ہے، اس سے بھی اس کی

---

49 نور:۳۱

مخالفت ہوتی ہے، بلکہ عربی زبان ولغت میں بھی جو خمار کا مشہور و معروف معنی ہے، وہ بھی اس کے موافق نہیں ہے، جب (خمرت الاناء) بولا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ مکمل طور پر ڈھانکنا، کوئی یہ نہیں کہ سکتا کہ اس کا مفہوم ہے نچلے حصے کو ڈھانک دیا جائے اور اوپری حصہ کو چھوڑ دیا جائے، نہ ہی کوئی یہ کہ سکتا ہے کہ (یدنین علیھن من جلابیبھن) میں ادناء کا معنی ہے صرف سر کو ڈھانکنا اور چہرہ کھلا چھوڑ دینا، ہمیں ادناء کا معنی تو یہی سمجھ آیا ہے کہ اوپر سے نیچے تک کو شامل ہو۔ یقیناً چہرے کے پردہ کی دلیلیں سورج کی کرن کی طرح واضح اور روشن ہیں۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں آیت حجاب پر باب قائم کرنے کے بعد اماعائشہ رضی اللہ عنھا کی اس حدیث کا ذکر کیا ہے، وہ کہتی ہیں: اللہ تعالی پہلے کی مہاجر عورتوں پر رحم فرمائے، جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن) تو انہوں نے حکم الہی کی بجا آوری میں اپنی چادروں کے ٹکڑے کر باہم تقسیم کر لئے۔ 50

آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں انصاری صحابیات کی حالات پر غور فرمائیں: کہتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (یدنین علیھن من جلابیبھن) تو انصاری عورتوں میں پردے کا اتنا شدید اہتمام ہونے لگا کہ جب وہ نکلتیں تو گویا ان کے سروں پر کپڑوں سے بنے کوّے رکھے ہوں۔ 51

50- بخاری: (۴۴۸۰)

51- سنن ابو داود: کتاب اللباس (۴۱۰۱)

آپ خود ہی غور کریں کہ بھلا پازیب کا فتنہ چہرے کے فتنے سے بڑا کیسے ہو سکتا ہے؟! جبکہ اللہ تعالی فرماتا ہے:و لایضربن بأرجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن[52].

یعنی کہ اس طرح زور زور سے پاؤں مارمار کر نا چلیں کہ ان کی پوشید زینت معلوم ہو جائے۔

جب عورت کو پاؤں مار کر چلنے سے منع کیا گیا ہے کہ کہیں اس کے پایل کی جھنکار مردوں کے لئے فتنے کا سبب نہ ہو جائے، بھلا ایسے میں چہرہ کھلے رکھنے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے، دونوں میں زیادہ بلا خیز کون ہے؟!

وہ عورت جس کے پاس جلباب (نقاب اور عبایہ) نہ ہو اسے یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنی کسی بہن سے عاریتاً لے کر پہنے، تب باہر نکلے، اگر یہ واجب نہ ہوتا تو اسے اجازت ہوتی کہ نہیں رہنے کی صورت میں بغیر نقاب کے ہی نکل جائے، لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔

بڑی بوڑھی عوتوں کو کبرِ سنی یا حیض اور نکاح سے ناامید ہو جانے کی وجہ سے یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے نقاب اتار سکتی ہیں، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ کم سن دوشیزاؤں کا حکم بڑی بوڑھی عورتوں سے یکسر الگ ہے، اگر دونوں اس معاملے میں برابر ہوتیں تو پھر اس حکم کا کوئی اعتبار ہی نہ ہوتا، جبکہ کسی نے ایسی بات نہیں کہی ہے!

52-نور:۳۱

نکاح کا پیغام دینے والے کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ محرم کی موجودگی میں، نکاح کے عزم وارادہ کے ساتھ اسلامی شروط کے مطابق اپنی مخطوبہ کو شرعی نظر دیکھ سکتا ہے، جس کا واضح مطلب ہے کہ اگر راہ چلتے ہوئے، سڑکوں پر، بازار اور کافی شاپ میں اسے دیکھا ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہ ہو گا۔

مری پیاری بہن!

آپ اللہ اور سول کی دعوت پر لبیک کہتی ہوئی اس ملک کو آئی ہیں، جس ذات نے آپ کو حج اور عمرہ کا حکم دیا ہے اسی نے آپ کو حجاب اور پردے کا بھی حکم فرمایا ہے، تو آپ اس حکم پر بھی (لبیک اللھم لبیک) کیوں نہیں کہتیں، ہم اللہ کے اس عظیم ترین گھر میں بعض مسلم خواتین کو اس حالت میں دیکھتے ہیں جو اللہ ورسول کو ہرگز پسند نہیں ہے، بلکہ اس زمانے میں بے پردگی جاہلیت کی بے پردگی کی مانند ہو گئی ہے جس سے اللہ نے مومن عورتوں کو منع فرمایا ہے، اس لئے کہ جس حجاب کو اسلام نے متعارف کرایا اسے عرب جانتے تک نہیں تھے، بلکہ اللہ نے زمانہ جاہلیت کی بے پردگی اور عریانیت کی واضح طور پر مذمت کی ہے، مسلم خواتین کو بے پردگی اور عریانیت سے بچنے کی تلقین کی ہے، تاکہ وہ جاہلیت کی عورتوں سے ممتاز رہیں، اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الأولى[53].

53- احزاب: ۳۳

یعنی کہ: اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو۔

بات صرف چہرہ کھولنے کی نہیں ہے، بلکہ بناؤ سنگار، حسن نمائی، تنگ لباس، عریانیت اور بے حیائی سب اس میں شامل ہیں۔

اے اللہ کی بندیو! آپ پردے کی طرف لوٹ آئیں،اس لئے کہ آپ کے درمیان اور کافر وفاسق عورتوں کے درمیان ہر ایک چیز میں فرق ہونا چاہیئے، مسلم خاتون کا یہ امتیاز ہے کہ وہ توحید پر قائم رہتی ہے،رب العالمین کے ہر ایک حکم پر سر تسلیم خم کرتی ہے، کافروں سے دور رہتی اوران سے اپنی برائت ظاہر کرتی ہے،اس لئے کافر عورتوں کی مشابہت اور تقلید سے دور رہنا نہایت ضروری ہے،حیاء ایک عظیم صفت ہے، یہ اسلامی اخلاق کا نمایاں حصہ ہے، حیا عورت کی زینت اور خوبصورتی ہے، میں یہاں پردے کے وجوب کی دلیلیں پیش کرنا نہیں چاہتی کیوں کہ قرآن میں مختلف جگہوں پر وضاحت کے ساتھ یہ حکم وارد ہوا ہے، آپ خدارا انہیں ضرور پڑھ لیں!

یہ پردہ سے متعلق شیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ کی ایک لنک ہے:

http://islamhouse.com/ar/books/2053

آپ اسے ضرور پڑھیں، مجھے یقین ہے کہ حق کی طلب اور نیک نیتی کے ساتھ آپ اگر اسے پڑھیں گی تو اللہ آپ کو ضرور سچ کی راہنمائی فرمائے گا، اللہ پاک وبرتر سے ہم یہ امید کرتے ہیں کہ اس پیغام کو آپ کے لئے توبہ وانابت اور پردہ کے اہتمام کا ذریعہ بنادے!

جلباب پہننے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ڈھیلا ڈھالا ستر پوش لباس پہنیں جو حجاب کے ان شروط پر پورا اترے جنہیں علماء نے بیان کیا ہے تاکہ آپ کا حجاب شرعی حجاب کے زمرے میں آسکے۔

حجاب کے شروط یہ ہیں:

ا۔ راجح قول کے مطابق پورے جسم کا پردہ کر سکے

۲۔حجاب ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے آپ میں ایک زینت ہو

۳۔دبیز ہو نہ کہ شفاف اور اتنا باریک کہ آر پار نظر آئے

۴۔ڈھیلا ڈھالا ہو نہ کہ تنگ اور چست

۵۔اس پر خوشبو اور عطر نہیں لگائی گئی ہو

٦۔ کافرعورتوں کے لباس کی طرح نہ ہو

۷۔مردوں کے لباس جیسا نہ ہو

۸۔اس کا مقصد شہرت پسندی نہ ہو

آپ اپنے حجاب کا جائزہ لیں کہ کیا وہ ان شروط پہ پورے اترتے ہیں؟

میری بہن! اس گھر (مسجد حرام) کی حرمت دوسری تمام جگہوں سے بڑھ کر ہے، جب شارع حکیم نے لوگوں کی راہ میں تکلیف دہ چیز ڈالنے کو حرام قرار دیاہے، حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص صرف اس وجہ سے جنت کا مستحق ٹھہرا کہ اس نے راستے سے خاردار

ڈالی ہٹادی، تو بھلا اس شخص کی سزا کیا ہو گی جو لوگوں کو فتنے میں ڈالے بلکہ عورت کے فتنے جیسے سنگین فتنے سے دوچار کرے، بنی اسرائیل کا فتنہ ان کی عورتوں کا ہی فتنہ تو تھا، یہ ایک ناصحانہ اور محبت سے لبریز بات ہے جسے میں تمام زائرات تک پہنچانا چاہتی ہوں کہ اللہ کے ساتھ ادب روا رکھنے کا تقاضہ ہے کہ ہم زیارت کے آداب سے واقف ہوں، زیارت کے وقت ایسے حلیے اور لباس میں رہیں جو اللہ کو پسند اور محبوب ہے، جس نے آپ کو اپنے اس گھر کی زیارت کی دعوت اور حکم دیا ہے۔

اسلام یہ ہے کہ آپ خود کو اللہ اور اس کی طاعت کے سپرد کر دیں، شرک اور مشرکین سے اپنی برائت اور بے نیازی ظاہر کریں۔

میری بہن! کیا اب آپ سمجھ گئیں کہ سپردگی کا مطلب کیا ہے؟

اس کا مطلب ہے ظاہر وباطن ہر طرح سے توحید پر قائم رہنا اور اللہ کی رضا اور طاعت وبندگی کے سپرد ہو جانا۔

عہد نبوی میں صحابیات نماز کے لئے کس حال میں آتی تھیں:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی بندیوں کو مسجد میں آنے سے مت روکو۔ ایک روایت میں ہے کہ: ان کا گھر ہی (نماز کے لئے) ان کے لئے بہتر جگہ ہے۔ 54

بعض علماء کہتے ہیں: اس حدیث میں ممانعت آئی ہے اور ممانعت دراصل تحریم پر دلالت کرتی ہے، اس بنیاد پر ولی کے لئے یہ حرام ہے کہ عورت کو مسجد میں نماز ادا کرنے سے روکے۔ لیکن اما عائشہ ہمارے لئے صحابیات کی حالات بیان کرتی ہوئے کہتی ہیں جیسا کہ صحیحین کی روایت میں ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز میں مومن عورتیں بھی اپنی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتی تھیں، اور نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھر لوٹ جاتیں اور انہیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا۔ 55

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: مسلم خواتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرکے اپنی چادروں میں لپٹی گھروں کو لوٹ جاتیں اور غلس (اندھیرے) کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا۔

54-بخاری:(۹۰۰)، مسلم:(۴۴۲)

55-بخاری:(۴۷۸)، مسلم:(۶۴۵)

پتہ چلا کہ صحابیات رضی اللہ عنہن مکمل پردے کے ساتھ نماز کے لئے آتی تھیں، ان کے جسم کا کوئی فتنہ انگیز حصہ ظاہر نہ ہوتا تھا، اور نہ ہی وہ نکلتے وقت خوشبو استعمال کرتی تھیں بلکہ جو ایسا کرتیں انہیں خوشبو زائل کرنے اور دھونے کا حکم دیا جاتا۔

دمیاطی کہتے ہیں: عہد نبوی میں عورتیں انکساری کے ساتھ اس طرح کپڑوں میں لپٹ کر نماز کے لئے نکلتی تھیں کہ صبح کی ہلکی تاریکی میں بھی کوئی انہیں پہچان نہیں پاتا تھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو مردوں سے کہتے کہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عورتیں نکل جائیں، اس قدر احتیاط کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تنبیہ بھی فرمائی کہ: عورتوں کی نماز ان کے گھر ہی میں زیادہ بہتر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ وسلم کی وفات کے بعد جب اما عائشہ نے حالات بدلتے دیکھا تو کہا کہ: اگر نبی صلی اللہ وسلم یہ سب دیکھتے جو ہم دیکھ رہے ہیں تو عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع فرمادیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔[56]

ہم اگر اما عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات پر غور کریں، انہوں نے اپنے زمانے کی عورتوں پر جس طرح نکیر کی ہے، اس پر ذرا ٹھر کر سوچیں، تو اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ اگر ہمارے زمانے کی فتنہ انگیزیوں سے واقف ہوتیں تو کیا کچھ کہتیں؟؟

56 بخاری ومسلم

بے شک عریانیت اور فحاشی کی یہ لہر استعمار اور اسلام دشمن طاقتوں کی سازش ہے، جس کا ایک ہی مقصد ہے کہ مسلم خواتین کو اس کی دینی حشمت وغیرت اور شرعی پردہ سے اس انداز میں محروم کر دیا جایے کہ بے پردہ رہ کر بھی انہیں ایسا لگے کہ وہ پردے میں ہے۔

یہ میرے دل کا ایک پیغام ہے جسے میں دنیا کے ہر گوشے میں بسنے والی اسلامی بہنوں تک پہنچانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ آپ حجاب کو لازم پکڑیں، عریانیت اور حسن نمائی سے دور رہیں!

یہ ہمارے اور ہماری بہنوں کے لئے خود احتسابی کا بھی موضوع ہے کہ عورتیں مسجدوں اور بہ طور خاص حرمین شریفین میں جوق در جوق آتی ہیں.... جس سے یقیناً ہمیں دلی فرحت ومسرت حاصل ہوتی ہے اور اندازہ ہوتا ہے کہ اب بھی اللہ کی طرف رجوع وانابت اور رب کی بندگی وعبادت کا جذبہ امت کے اندر زندہ ہے...

لیکن ساتھ ہی یہ بات دکھ دے جاتی ہے کہ دینی حشمت اور شرعی پردہ کا اہتمام ناپید ہوتا جارہا ہے، اسلامی حجاب کی پاسداری اٹھتی جارہی ہے، بیشتر مسلم خواتین، اپنے زیب وزینت، بناؤ سنگار اور جلوہ نمائی کی وجہ سے، کمزور ایمان والوں کو شکار کرنے کے لئے ابلیس کا آسان ہتھکنڈہ بن کر رہ گئی ہیں۔

میری پیاری بہن! آپ توجہ فرمائیں!

مردوزن کے جس اختلاط سے اسلامی ممالک دوچار ہیں، وہ دین، اخلاق اور اقدار کو اس سے بھی زیادہ تیزی سے بھسم کردیتا ہے جس تیزی سے آگ سوکھی لکڑی کو خاکستر کر دیتی ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ مردوزن کا اختلاط ہی ہر طرح کی مصیبت اور برائی کی بنیاد ہے، یہ عمومی عذاب نازل ہونے کا ایک بڑا سبب ہے، عوام اور خواص ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے فساد اور بربادی کا پیش خیمہ ہے، مردوزن کے اختلاط سے ہی زنا اور فحاشی عام ہوتی ہے، یہ پے درپے بپا ہونے والے طاعون اور اجتماعی اموات کا مؤثر ذریعہ ہے، جب موسی علیہ السلام کی فوج میں بدکار عوتیں بدکاری پھیلانے لگیں اور ان کے اندر فحاشی عام ہوگئی تو اللہ نے ان کے اوپر طاعون نازل کردیا، جس کے نتیجے میں صرف ایک دن کے اندر ستر ہزار لوگ موت کا نوالہ بن گئے، یہ قصہ تفسیر کی کتابوں میں بہت مشہور ہے۔

اس سے یہ پتہ چلتاہے کہ عمومی اور اجتماعی اموات کی بڑی وجہ زنا اور فحاشی کی کثرت ہے جو کہ عورتوں اور مردوں کے باہمی اختلاط، مردوں کے سامنے بے پردگی، حسن نمائی اور جلوہ طرازی کے سبب واقع ہوتا ہے۔ اس کے دینی نقصان تو دور، اگر ذمہ دار حضرات صرف اس کے دنیوی نقصان اور نسل کی تباہی وبربادی کو سمجھ لیں تو وہ اس کے روک تھام میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے۔

چھٹا پیغام: وقت کی حفاظت

وقت ہی آپ کی زندگی اور سرمایہ ہے، اسے یوں ہی ضائع نہ ہونے دیں، اللہ سبحانہ وتعالی کے روبرو قیامت کے دن ہر مسلمان سے اس کے وقت کے سلسلے میں پوچھ گچھ ہوگی، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اس وقت تک بندہ ایک قدم آگے نہیں بڑھا سکتا جب تک کہ اس سے چار چیزوں کا جواب نہ لے لیا جائے: عمر کیسے گزاری؟ جوانی کیسے بتایا؟ مال کہاں سے کمایا اور کیسے خرچ کیا؟ اور علم کے بارے میں کہ کس قدر اپنے علم پر عمل کیا؟[57]

میری اسلامی بہن! آپ جب کہ دور دراز سے اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر یہاں آئی ہیں، تو ضروری ہے کہ آپ اپنا ایک ایک لمحہ حرم کے اندر نماز، دعاء، تلاوتِ قرآن، بیت اللہ کے طواف، ذکر واذکار اور تہلیل وتسبیح میں گزاریں۔

حرم میں نماز ادا کرنے کی فضیلت:

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک وقت کی نماز ادا کرنا، مسجد حرام کے سوا دیگر مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں سے زیادہ بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

57- ترمذی: (۲۳۴۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد میں ایک وقت کی نمازادا کرنا، مسجد حرام کے سوا دیگر مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں سے زیادہ افضل ہے، اور مسجد حرام میں ایک وقت کی نماز ادا کرنا دیگر تمام مسجدوں کی ایک لاکھ نماز سے زیادہ افضل ہے۔(احمد وابن ماجہ)

اس مبارک جگہ پر جو بھی وقت ملا ہے اسے نماز، طواف، ذکر واذکار اور دعاء ومناجات جیسی عبادتوں میں صرف کرنے کی کوشش کریں، کعبہ مشرفہ کی دیدار سے اپنی روح وجاں کو شاد کام کریں، یہ ایسا مقام ہے جہاں آنکھیں چھلک جاتیں اور دعائیں شرفِ قبولیت سے سرفراز ہوتی ہیں، نیکیوں کے ثواب بڑھ جاتے اور گناہ معاف کردئے جاتے ہیں، اس جگہ پر خود کو گپ شپ، تصویر کشی، موبائل کے استعمال اور صرف ادھر ادھر آنے جانے میں مشغول کر کے یوں ہی قیمتی اوقات کو ضائع نہ کریں۔ بات چیت، بسیار کلامی، بحث مباحثہ، ہنسی مذاق، دل لگی اور ایذاءرسانی میں پڑ کر وقت نہ بِتائیں۔

کم از کم اللہ کے اس گھر میں رہ کر تو خلق خدا سے بے نیازی اور اللہ سے نیاز مندی کا مظاہرہ کریں، اوریقین رکھیں کہ اللہ سخی وبرتر اور رحیم ورحمن ضرور آپ کو اتنانوازے گا کہ زندگی جھوم جائے گی، آپ اس کی طرف پوری امید کے ساتھ دست دعابلند کریں ،یقین مانیں وہ اللہ آپ کو خالی ہاتھ نہ لوٹائے گا۔

ساتواں پیغام: بیت اللہ کی بڑی حرمت ہے اور اللہ کی تعظیم میں اس کے شعائر کی تعظیم بھی شامل ہے:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:ومن یرد فیہ بإلحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم.58

یعنی کہ:جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں دین حق سے پھر جانے کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

اللہ بالاوبرتر فرماتا ہے: إن أول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین فیہ آیات بینات مقام ابراھیم ومن دخلہ کان آمناوللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین.59

ترجمہ:اللہ تعالی کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہی ہے جو مکہ میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت اور ہدایت والا ہے، جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں،مقام ابراہیم ہے ،اس میں جو آجائے امن والا ہو جاتا ہے، اللہ تعالی نے ان لوگوں پر جو اس طرف کی راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے اللہ تعالی اس سے بلکہ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔

58-سورۃ حج:۲۵

59-آل عمران:۹۶-۹۷

اللہ فرماتا ہے:وإذ جعلنا البيت مثابة للناس وأمنا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی وعهدنا الى ابراهيم واسماعيل أن طهرا بيتى للطـــــائفين والعـــــاكفين والركــــــع الســــجود.60

ترجمہ: ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن کی جگہ بنائی، تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو، ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو۔

زمانہ جاہلیت میں بھی حرم کی تعظیم کی جاتی تھی، جب کسی کے باپ یا بھائی کا قاتل بھی حرم کے اندر ملتا تو اسے اس وقت تک ہاتھ نہ لگاتا جب تک وہ باہر نہ نکل جائے، اس بیتِ عتیق اور عظمت والے حرم کو اللہ نے ثواب اور امن کی جگہ بنایا ہے، اپنے نبی ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو یہ حکم دیا کہ اس گھر کو طواف واعتکاف اور سجدہ رکوع کرنے والے نمازیوں کے لئے پاک صاف رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ایک دوسری آیت میں فرماتا ہے:وإذ بوّأنا لإبراهيم مكان البيت ألا تشرك بى شيئا وطهر بيتى للطائفين والقائمين والركع السجود.61

60-بقرۃ:۱۲۵

61-سورۃ حج:۲۶

ترجمہ: جبکہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کردی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف، قیام، رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن کہا: یقیناً اللہ نے اس شہر کو اسی دن حرمت والا قرار دے دیا جس دن آسمان وزمین کی تخلیق ہوئی، یہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک کے لئے حرمت والا ہے، اس میں مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی قتال جائز نہیں تھا، بلکہ میرے لئے بھی اس میں صرف دن کی ایک ساعت (متعینہ مدت) کے لئے ہی قتال کو جائز قرار دیا گیا تھا، اب وہ قیامت تک کے لئے اللہ کی حرمت سے حرمت والا ہے۔ 62

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مکہ کو حرمت والا بنایا، مجھ سے قبل کسی کے لئے اس میں جنگ روا نہیں تھی، اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے یہ جائز ہے، میرے لئے بھی صرف دن کی ایک متعینہ گھڑی میں ہی قتال جائز کیا گیا تھا، اس کے اندر کانٹے نہیں توڑے جائیں گے، نہ اس کے درخت کے پتے جھاڑے جائیں گے، نہ اس کے شکار کو ہڑکایا جائے گا اور نہ ہی اس کا لقطہ اٹھایا جائے گا سوائے اس کے جو اسے متعارف کرانا چاہے۔ 63

62- بخاری: (٤/٦٤)، مسلم: (١/٩٨٦)

63- بخاری: (١٧٣٧) لفظ بخاری کا ہے، مسلم: (١٣٥٣)

جب حرم کے اندر شکار اور درخت کی اس قدر حرمت ہے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بندۂِ مسلم کی کیا حرمت ہو گی؟!

بسا اوقات زمان ومکان کی حرمت پامال کرنے والے جو اعمال ہمارے مشاہدے میں آتے اور جن سے دل رنجیدہ اور چشم نم ہو جاتی ہیں، وہ یہ ہیں:

آواز بلند کرنا، گالی گلوچ اور سب وشتم کرنا، جگہ خاص (ریزرو) کرنے کے لئے لڑائی پر اتر آنا، نماز کے وقت نمازیوں کو کسی بھی طرح تنگ کرنا اور ان کی پریشانی کی وجہ بننا۔

کوڑے اور گندگیاں، کھلونے اور کاغذی رومال جہاں تہاں پھینکنا۔

لاپرواہی کے سبب بچوں کا حرم کے سازوسامان کو چھیڑ چھاڑ کرنا۔

لہسن اور پیاز کھا کر حرم آجانا، اور بدبودار حالت میں نماز میں آکر نمازیوں کے لئے تنفر پیدا کرنا۔

دنیاداری کی باتیں زیادہ کرنا اور نمازیوں کے خشوع وخضوع میں خلل پیدا کرنا۔

عورتوں کی جائے نماز میں بہ کثرت تصویر کشی کرنا، کتنی ہی ایسی پاک دامن پاک باز عورتیں ہیں جن کی تصویریں ان کی لاشعوری اور لاعلمی لے کر دنیا بھر میں پھیلا دی گئیں۔

وقت گزاری کرنا، جی بھر بھر کر سونا اور نیند سے اٹھ کر بغیر وضو کے نماز پڑھ لینا۔

مَردوں کی بھیڑ میں جانا، کمزوروں، لاغروں اور عمر رسیدہ لوگوں سے دھکہ بازی کرنا۔

اللہ کی بندی! آپ پوری کوشش کریں کہ آپ کے ہاتھوں اس گھر کی بے حرمتی نہ ہو، زمان ومکان کی عظمت کا پورالحاظ رکھیں، اسلامی بھائی چارہ کا حق ادا کرنے کی مکمل جتن کریں، اس لئے وہ بہن جو آپ کے بازو میں نماز ادا کرتی ہے، آپ کے اوپر اس کا حق ہے، اللہ اور رسول کی محبت کے سوا بھی بھلا کوئی چیز ہے جس نے آپ دونوں کو اس مبارک گوشے میں جمع کیا ہے! آپ اس سے پیاری باتیں کریں، حسنِ اخلاق سے پیش آئیں، ان کی تکلیف دور اور ضرورت پوری کرنے کی کوشش کریں، نیکی اور تقوی کی باہم نصیحت اور وصیت کریں۔

حرم کی صفائی ستھرائی کا انتظام کرنے والی عاملہ (خادمہ) کے ساتھ تعاون کریں، جس جگہ بیٹھیں اسے پہلے سے بہتر حالت میں چھوڑیں۔

اپنے بچوں کواس جگہ کی تعظیم اور زیارت کے آداب سکھائیں۔

میری اسلامی بہن! آپ اس بات سے متنبہ رہیں کہ کہیں ایسانہ ہو کہ آپ بھی اس عورت کی طرح ہو جائیں جس نے بڑی محنت سے اپناسوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا، آپ شیطان کی سازشوں سے بھی ہوشیار رہیں جو بندے کو اچک کر اس کے دین وایمان پر ڈاکے ڈالتا اور نیتِ (صالحہ) کو ضائع کر دیتا ہے۔

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب مسجد میں رہتا ہے تو اس کے پاس شیطان آکر تھپ تھپاتا ہے جس طرح انسان جانور کو تھپ تھپاتا ہے اور جیسے ہی ذرا سنبھلتا ہے کہ اسے پھندا پہنا دیتا یالگام

لگا دیتا ہے، حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تم ایسا دیکھتے بھی ہو، جسے پھندا پڑتا ہے وہ یوں ہی ذکر الٰہی سے غافل جھکا پڑا رہتا ہے، اور جسے لگام لگتا ہے وہ منہ کھولے بیٹھا رہتا ہے لیکن اللہ کا ذکر نہیں کرتا۔ 64

آٹھواں پیغام: آب زم زم کی فضیلت:

زم زم در صل اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کا وہ کنواں ہے جس سے اللہ نے انہیں شیر خوارگی میں سیراب فرمایا تھا، جب اماہاجرہ علیہا السلام کو تلاش بسیار کے بعد بھی پانی نہ مل سکا تو آپ صفا پہاڑی پہ چڑھ کر اللہ کو پکارنے اور رب سے مدد طلب کرنے لگی، پھر وہاں سے مروہ پہاڑی پر آئی اور یہاں بھی دعاء واستغاثہ کی، اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور اپنی ایڑی زمین پر ماری جس سے چشمہ ابلنے لگا، زم زم اس عورت کی برکت کے آثار ہیں جنہوں نے توحید کی پاسداری کی، رب پر توکل اور بھروسے کا انمول نمونہ پیش کیا جس کے نتیجے میں اللہ نے انہیں اوران کے شیر خوار بچے کو اس بابرکت پانی سے سیراب کیا جس کا چشمہ ہزاروں سالوں سے مسلمانوں کے لئے مسلسل ابل رہا ہے۔

آبِ زم زم کی فضیلت کی دلیلیں یہ ہیں:

۔اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حاجی اور معتمر کے لئے زم زم نوش کرنا مستحب ہے۔

64-مسند احمد:(۱۴/۱۰۵)

- صحیح بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم نوش فرمایا۔65
-ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زم زم کے تعلق سے فرمایا:زم زم برکت والا پانی ہے اور بھوک سے غذا فراہم کرتا ہے۔66ابو داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ:زم زم بیماری کی شفا ہے۔

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے مکہ میں پورے ایک ماہ تک بنا کسی زاد اور توشہ کے صرف زمزم پہ گزر بسر کیا۔

۔جو زم زم نوش کرنا چاہے وہ جی بھر کر نوش کرے،اتنا پیئے کہ بالکل سیراب ہو جائے۔

۔زم زم پیتے وقت کثرت سے دعا کا اہتمام کرے،زمزم پیتے وقت دنیا اور آخرت کی کوئی بھی جائز تمنا اور دعا کی جا سکتی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:زمزم جس نیت سے پی جائے وہ پوری ہوتی ہے۔67

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:انہوں نے زم زم پیتے وقت یہ دعا کی تھی کہ:
اے اللہ ہم تجھ سے نفع بخش علم،وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کے طلب گار ہیں۔68

65-بخاری:(۴۹۲/۳)

66-مسلم:(۱۹۲۲/۴)

67-سنن ابن ماجہ:(۱۰۱۸/۲)

68-مسند عبد الرزاق:(۹۱۱۲),اس حدیث کو حاکم اور دار قطنی نے بھی ر

فقہاء کرام نے زم زم نوشی کے کچھ آداب بیان کئے ہیں جن کا اہتمام کرنا مستحب ہے، جو کہ یہ ہیں:

۔ قبلہ رو ہو کر زمزم نوش کرنا

۔بسم اللہ پڑھنا

۔ تین سانس میں پینا

۔اتنا پینا کہ آدمی سیر اب ہو جائے

۔پی کر الحمد للہ کہنا

۔ آب زم زم برکت والا پانی ہے، آپ بھی جی بھر کر نوش کریں اور اللہ کا فضل طلب کریں۔

وزمزم فاقت كل ماء بطيبها　　　ولوأن ماء النيل يجري على مسك

ترجمہ: زم زم اپنی خوبی اور پاکیزگی کے سبب دنیا کے تمام پانی سے بہتر اور فائق ہے، اگر نیل کا پانی خوشبوؤں سے بہ پرے پھر (بھی زم زم کا مقابلہ نہیں کر سکتا)۔

اخیر میں ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو اس مبارک سفر میں تقوی اور عمل صالح سے آراستہ کرے، آپ کو سہی سالم اپنے وطن کو پہنچائے، ہم آپ کے دین، امانت اور آپ کے اعمال کے خاتمے کو اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

والحمد لله رب العالمين وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم.

آپ کی بہن اور آپ کی خیر خواہ:

ڈاکٹر فذلہ بنت محمد آل حواش القحطانی

مدیرہ برائے ادارۂ خواتین -مکتب الدعوۃ والارشاد، السلي

منطقہ ریاض، مملکہ عربیہ سعودیہ

شب جمعہ، ۱۷ جمادی الآخر ۱۴۳۸ھ

ٹویٹر: @dr_gathla

ویب سائٹ کی لنک:

http://www.d-gathla.com

شعبہ برائے خواتین، مکتب الدعوۃ والارشاد (السلي)

ٹویٹر: @dawa_salay

مملکہ عربیہ سعودیہ

ریاض۔ حي الفيحاء۔ شارع امیر سعد بن عبد الرحمن

ٹیلیفون: ۲۴۱۴۷۶۷ موبائل: ۰۵۵۰۰۵۴۱۴۹

میری اسلامی بہن! ہم آپ کو کچھ احادیث، دعائیں اور فائدہ مند لنک کا تحفہ پیش کر رہے ہیں:

ماہ رمضان کی فضیلتیں:

اللہ نے آپ کے لئے زمان ومکان کا شرف یکجا کر دیا ہے اس لئے ہم آپ کی یاد دہانی اور تذکیر کے لئے رمضان کی فضیلت سے متعلق چند احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی آمد ہوتی ہے تو جنت کے دروازے کھول دیۓ جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیۓ جاتے ہیں، اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔(مسلم:۱۰۷۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: رمضان آتے ہی رحمت کے دروازے کھول دیۓ جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیۓ جاتے اور شیطانوں کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے۔(مسلم:۱۰۷۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جب کسی دن آپ میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرتا ہے تو جہالت ونادانی اور فسق وفجور کا مظاہرہ نہ کرے، اگر اس سے کوئی لڑائی جھگڑا اور سب وشتم کرنا چاہے تو کہہ دے کہ: میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔(مسلم:۱۱۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ابن آدم کے اعمال میں ہر نیکی کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا کر لکھا جاتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے کہ: سوائے روزے کہ، اس لئے کہ روزہ بندہ صرف میرے لئے رکھتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، وہ اپنی شہوت وخواہش اور کھانے پینے کو میری خاطر ترک کرتا ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی جو اسے افطار کے وقت ملتی ہے اور دوسری وہ جو اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت ملے گی، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔(مسلم:۱۱۵۱)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: یقیناً جنت میں ریان نامی ایک دروازہ ہے جس سے قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکتا، کہا جائے گا: روزہ دار حضرات کہاں ہیں؟ آواز سن کر روزہ دار اٹھ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ اس سے کوئی نہیں داخل ہو گا، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔(بخاری:۱۷۹۷)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں مسلسل مال خرچ کیا ہو گا اسے جنت کے ہر دروازے سے آواز دی جائے گی کہ اے اللہ کے بندے یہ دروازہ زیادہ بہتر ہے، جو نمازی ہو گا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہو گا اسے جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا، جو

روزہ دار ہو گا اسے باب ریان سے ندا دی جائے گی، اور جو صدقہ خیرات کرنے والا ہو گا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا...۔(بخاری:۱۹۱۱۷)

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: جو شخص شب قدر میں ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام کرتا ہے اس کے تمام پرانے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں اور جو شخص رمضان کے پورے روزے ایمان اور ثوب کی نیت کے ساتھ رکھتا ہے اس کے سارے پرانے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔(بخاری :۱۸۰۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خیر وبھلائی کے سخی تھے، آپ سب سے زیادہ سخاوت اس وقت کرتے جب رمضان میں جبریل علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوتی، حضرت جبریل علیہ السلام پورے رمضان ہر رات کو آپ کے پاس آتے اور آپ انہیں قرآن پڑھ کر سناتے، جب حضرت جبریل علیہ السلام سے آپ ملتے تو آپ کی فیاضی تند ہوا کے جھونکوں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔(بخاری:۱۸۰۳)

یہاں ہم کتاب وسنت سے ماخوذ کچھ مفید دعائیں ذکر رہے ہیں:

قرآنی دعائیں:

- ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم ربنا واجعلنا مسلمين لک ومن ذريتنا أمة مسلمة لک وأرنا مناسكنا وتب علينا انک انت التواب الرحيم(بقرة:١٢٧-١٢٨)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما, تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

- ربنا آتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار(بقرة:٢٠١)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بھی نجات دے۔

- ربنا أفرغ علينا صبرا وثبت أقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين (بقرة : ٢٥٠)

ترجمہ: اے پروردگار ہمیں صبر دے, ثابت قدمی عطا کر, اور کافر قوم پر ہماری مدد فرم۔

- ربنا لاتؤاخذنا إن نسينا أوأخطأنا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به واف عنا واغفرلنا وارحمنا أنت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين (بقرة: ٢٨٦)

ترجمہ: اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہماری پکڑ نہ کر۔ اے ہمارے رب ہم پر بوجھ نہ ڈال جس طرح تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے

ہمارے رب ہم وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم سے در گزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر, تو ہی ہمارا مالک ہے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا کر۔

- ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنامن لدنک رحمة انک أنت الوهاب(آل عمران: ٨)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما یقیناتو وہ بہت بڑی عطا کرنے والا ہے۔

- ربنا إننا آمنا فاغفرلناذنوبنا وقنا عذاب النار(آل عمران: ١٦)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم ایمان لاچکے, ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کی عذاب سے بچالے۔

- ربناآمنا بما أنزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين (آل عمران: ٥٣)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم تیری اتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی, پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

- ربنا اغفرلنا ذنوبنا وإسرافنا فی أمورنا وثبت أقدامنا وانصرنا عل یالقوم الكافرين (آل عمران: ١٤٧)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اروکافروں کے خلاف مدد کر۔

- ربنا إننا سمعنامناديا ينادی للإيمان أن آمنوابربکم فآمنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وكفر عنا سيآتنا وتوفنا مع الأبرار ربنا وآتنا ما وعدتنا على رسولک ولاتخزنا يوم القيامة إنک لا تخلف الميعاد (آل عمران:١٩٣)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا باآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لائو، پس ہم ایمان لائے, یا الٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔

- ربنا ظلمنا أنفسناوإن لم تغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين (اعراف: ٢٣)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو واقعی ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

- ربنا لاتجعلنا فتنة للذين كفروا واغفرلنا ربنا انک انت العزيز الحكيم (ممتحنة: ٥)

ترجمہ: اے ہمارے رب تو ہمیں کافروں کے لئے آزمائش نہ بنا۔ اور ہمارے پالنے والے ہماری خطائوں کو بخش دے۔ بے شک ہو غالب اور حکمت والا ہے۔

- ربنا أفرغ علينا صبرا وتوفنا مسلمين (اعراف: ١٢٦)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال۔

- ربنا آتنا من لدنک رحمة وهيئ لنا من أمرنا رشدا (كهف: ١٠)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کر دے۔

- رب اشرح لی صدری ویسر ل أمری (طہ: ٢٥)

ترجمہ: اے میرے پروردگار میرا سینہ میرے لئے کھول دے۔

- رب زدنی علما (طہ: ١١۴)

ترجمہ: پروردگار! میرا علم بڑھا۔

- رب أنزلنی منزلا مبارکا وأنت خیر المنزلین (مؤمنون: ۲۹)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے بابرکت اتارنا اتار اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والوں میں۔

- رب أعوذبک من همزات الشیاطین وأعوذبک رب أن یحضرون (مؤمنون: ۹۷)

ترجمہ: اے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔اور اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں۔

- ربنا آمنا فاغفرلنا وارحمنا وأنت خیر الراحمین(مؤمنون:۱۰۹)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لاچکے ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

- ربنا اغفر وارحم وأنت خیر الراحمین(مؤمنون:۱۱۸)

ترجمہ: اے میرے رب تو بخش اور رحم کر تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔

- ربنا اصرف عنا عذا جهنم إن عذابها کان غراما(فرقان:۶۵)

ترجمہ: اے ہمارے رب تو ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ کیوں کہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

- رب أوزعنی أن أشکر نعمتک التی أنعمت علی وعلی والدی وأن أعمل صالحاترضاه وأدخلنی برحمتک فی عبادک الصاحلین (احقاف: ۱۵)

ترجمہ: اے میرے پرور گار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالائوں جو تونے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور یہ کہ میں اسے نیک عمل کروں جس سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اَولاد بھی صالح بنا میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

سنت نبویہ سے ماخوذ دعائیں:

- " اللهم لك الحمد أنت قيم السموات والأرض ومن فيهن ولك الحمد، لك ملك السموات والأرض ومن فيهن، ولك الحمد أنت نور السموات والأرض، ولك الحمد أنت الحق، ووعدك الحق، ولقاؤك حق، وقولك حق، والجنة حق، والنار حق، والنبيون حق، ومحمد صلى الله عليه وسلم حق، والساعة حق، اللهم لك أسلمت، وبك آمنت وعليك توكلت، وإليك أنبت، وبك خاصمت، وإليك حاكمت، فاغفر لي ما قدمت وما أخرت، وما أسررت وما أعلنت، أنت المقدم وأنت المؤخر، لا إله إلا أنت "

ترجمہ: اے میرے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے، تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لیے مناسب ہے آسمان اور زمین ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیرے ہی لیے ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا، تیری ملاقات سچی، تیرا فرمان سچا ہے، جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، انبیاء سچے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور قیامت کا ہونا سچ ہے۔ اے میرے اللہ! میں تیرا ہی فرماں بردار ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں، تجھی پر بھروسہ ہے، تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیرے ہی عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں۔ پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما، خواہ وہ ظاہر ہوئی ہوں یا پوشیدہ۔ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے۔

- اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل إبراهیم إنک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل إبراهیم إنک حمید مجید

ترجمہ: اے اللہ تو محمد اور ان کی آل پر درود بھیج۔ جس طرح تونے آل ابراہیم پر درود بھیجا اے اللہ تو محمد اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تونے ابراہیم اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

- اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بنا پر کہ تو ہی معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں, تو ایک ہی ہے، تو بے نیاز ہے، نہ ہی اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے-

- اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

ترجمہ:

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بنا پر کہ تیرے لیے ہی تعریف ہے۔ تیرے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں۔ تو بہت احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمینوں کو بلامادہ پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی و عزت والے! اے زندہ وجاوید! اے سب کو قائم رکھنے والے!

- اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللَّهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ترجمہ:

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بنا پر کہ تو ایک ہے۔ یکتا اور بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے، کہ تو میرے گناہ معاف فرما دے۔ بلاشبہ تو ہی بہت زیادہ بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

- اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَرَى مَكَانِي ، وَتَسْمَعُ كَلامِي ، وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلانِيَتِي ، لا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي ، أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ ، الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ ، الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ ، الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ ، أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ ، وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيلِ ، وَأَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيرِ ، مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ ، وَذَلَّ جَسَدُهُ ، وَرَغِمَ أَنْفُهُ.

ترجمہ: اے اللہ تو میری جگہ دیکھ رہاہ، میری بات سن رہا ہے، میرے ظاہر وباطن سے واقف ہے، میری کوئی بھی بات تجھ سے مخفی نہیں، میں محتاج وناتواں ہوں، تجھ سے مدد اور پناہ طلب کرتا ہوں، تجھ سے خائف ہوں, اپنے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کر رہا ہوں، میں تجھ مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں، خطاکار اور ذلیل کی طرح تجھ سے گریہ وزاری کر رہاہوں، تجھ سے خوف زدہ اور اس ناتواں کی طرح دعا گو ہوں جس کی گردن تیرے سامنے خم، جسم ناتواں وذلیل اور ناک خاک آلود ہیں.

- اللَّهُمَّ يَا ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَالأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ الرُّكَّعِ السُّجُودِ

ترجمہ:

اے اللہ مضبوط رسی (گرفت)اور بہترین معاملے والے !میں تجھ سے وعید والے دن میں امن کااور ہیشگی والے دن میں رکوع و سجدہ کی پابندی کرنے والے مقرب بندوں کے ساتھ جنت کاسوال کرتاہوں۔

- اللهم أعط نفسى تقواهاوزكّها أنت خير من زكّاها أنت وليّها ومولاها.

ترجمہ:

اے اللہ !مجھے تقوی عطا کراور میرا تزکیہ فرماتوہی نفوس کا بہترین تزکیہ کرنے والا ہے۔

- اللهم أحسن عاقبتنا فى الأمور كلها وأجرنا من خزى الدنيا وعذاب الآخرة

ترجمہ: اے اللہ ! ہر معاملے میں تو ہمں بہتر انجام سے نواز اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچالے۔

- اللهم أحيني ووالدى وذريتي على سنتة نبيك محمد وتوفنا على ملته وأعذنا من مضلات الفتن

ترجمہ:اے اللہ !ہمیں,ہمارے والدین اور ہماری اولاد کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر زندہ رکھ،ہمیں موت بھی آپ کی ملت پر ہی دے اور ہمیں فتنوں کی گمراہیں سے نجات بخش۔

- اللهم أحيني ما كانت الحياة خيرا لى وتوفنى اذا كانت الوفاة خيرا لى:" رب اغفر لى وتب على انک انت التواب الرحيم"

ترجمہ: اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تب مجھے موت دے دے, تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے-

اے میرے رب! میرے گناہ معاف فرما اور میرا توبہ قبول کرلے-

- "اللهم بعلمک الغیب وقدرتک علی خلقک أحینی ما علمت الحیاة خیرا لی وتوفنی اذا علمت الوفاة خیرا لی اللهم انی أسألک خشیتک فی الغیب والشهادة وأسألک الحق فی الرضا والغضب وأسألک الفصد فی الغنی والفقر وأسألک نعیما لا ینفد وأسألک قرة عین لا تنقطع وأسألک الرضا بعد القضا, وأسألک برد العیش بعد الموت وأسألک لذة النظر الی وجهک والشوق الی لقائک فی غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة اللهم زیننا بزینة الایمان واجعلنا هداة مهتدین"

ترجمہ: اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کی بنا پر جب تک تیرے علم میرا جینا بہتر ہو تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب میری وفات ہی مرے لئے بہتر ہو تو مجھے موت دے دے, اے اللہ! میں تجھ سے غیب وحاضر ہر جگہ تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں, رضا اور غضب ہر حال میں حق اور سچائی کا طلب گار ہوں, غریبی اور امیری ہر صورت میں تیری عطا کا سوالی ہوں, تجھ سے دائمی نعمت, مسلسل آنکھوں کی ٹھنڈک, اور قضاوقدر کے بعد رضا اور خوش دلی کا سوال کرتا ہوں, موت کے بعد راحت بخش زندگی, اپنے چہرے کی لذتِ دیدار اور بغیر کسی نقصاندہ گھاٹے اور تباہ کن فتنہ کے تیری ملاقات کا

سوال کرتا ہوں,اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔

- اللھم طھّرنی من الذنوب والخطایا اللھم نقنی منھا کما ینقی الثوب الأبیض من الدنس اللھم طھرنی بالثلج والبرد والماء البارد

ترجمہ:

اے اللہ! ہمیں ہر طرح کے گناہ اور معاصی سے پاک کردے, ہمیں خطائوں سے اسی طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑے میل کچول سے صاف ہو جاتے ہیں, اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے برف,پانی اوراولوں کے ساتھ دھوڈال۔

- اللھم انی أعوذبک من البخل والجبن وسوء العمر وفتنۃ الصدر وعذاب القبر

ترجمہ: اے اللہ! میں بخالت,بزدلی,بے کار کی زندگی,دل کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتاہوں۔

- اللھم رب جبرائیل ومیکائیل ورب اسرافیل وأعوذبک من حر الدنیا وعذا ب القبر

اے اللہ! جبرائیل ومیکائیل اور اسرافیل کے رب! میں دنیا کی حرارت اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتاہوں۔

- اللھم ألھمنی رشدی وأعذنی من شر نفسی

ترجمہ: اے اللہ! مجھے رشد وہدایت اور سمجھ بوجھ عطا کر اور مجھے میرے نفس کی شرارت سے محفوظ فرما۔

- اللھم ربّ السموت السبع ورب الارض ورب العرش العظیم وربنا ورب کل شیئ فالق الحب والنوی منزل التوراۃوالانجیل والفرقان أعوذبک من شر کل شیئ أنت آخذ بنا صیتہ اللھم انت الاول فلیس قبلک شیئ وأنت الآخر فلیس بعدک شیئ وأنت الظاھر فلیس فوقک شیئ وأنت الباطن فلیس دونک شیئ اقض عناالدین وأغننا من الفقر

ترجمہ: اے اللہ! آسمان وزمین کے رب اور عرش عظیم کے پروردگار! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے پالنہار! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات اور انجیل اور قرآن نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتاہوں تو جس کی پیشانی پکڑے ہوا ہے, تو ہی اول ہے اور تجھ سے قبل کوئی چیز نہیں, تو ہی آخر ہے اور تیرے بعد کوئی چیز نہیں, تو ہی ظاہر ہے اور تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں, تو ہی باطن ہے اور تجھ سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں, ہم سے قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر سے غنی کر دے۔

- اللھم ألّف بین قلوبنا وأصلح ذات بیننا واھدنا سبیل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وأبصارنا وأزواجنا وذریاتنا وتب علینا انک أنت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمک مثنین بھا علیک قابلین لھا وأتممھا علینا

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر دے, ہماری ناچاقیاں دور کر دے, ہمیں سلامتی والے راستے کی راہنمائی فرما, ہمیں تاریکی سے نور کا راستہ دکھا, ظاہر وباطن ہر طرح کی فحاشی اور برائی سے ہمیں بچا لے, ہماری سماعت وبصارت اور ہماری بیوی اور اولاد میں برکت عطا کر, ہماری توبہ قبول فرما, تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے,

ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار اور ان پر تیری ثنا کرنے والا بنا اور ہم پر اپنی نعمتیں مکمل کر دے۔

- اللهـم جنّبنـي ووالـديّ وذريّتـي منكـرات الأخـلاق والاهـواء والاعمال والأدواء.

ترجمہ: اے اللہ ! مجھے, میرے والدین اور میری اولاد کو برے اخلاق, بری خوہشات, برے اعمال اور بیماریوں سے محفوظ رکھ۔

- اللهم حاسبنى حسابا يسيرا

ترجمہ: اے اللہ! ہمارا حساب آسان کر دے۔

- اللهم أعنا على ذكرک وشكرک وحسن عبادتک

ترجمہ: اے اللہ ! تو اپنے ذکر و شکر اور بہترین طریقے سے عبادت کرنے کے سلسلے میں ہماری مدد فرما۔

- اللهم أسألک العفو والعافية فى دينى ودنياى وأهلى ومالى

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے عفوودرگزر اور دین ودنیا, اہل وعیال اور مال ودولت ہر چیز میں سلامتی اور عافیت طلب کرتا ہوں۔

- اللهم أسألک علما نافعا ورزقا وسعا وشفاء من كل داء

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع, کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔

- اللهم أصلح لى دينى الذى هو عصمة أمرى وأصلح لى دنياى التى فيها معاشى ةأصلح لى آخرتى التى فيها معادى واجعل الحياة زيادة لى فى كل خير والموت راحة لى من كل شر.

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے میرے دین کو بہتر کردے جو میرے تمام معاملات کی کلید ہے, میری دنیا سنوار دے جس میں میری رزق اور روزی رکھی گئی ہے, میری آخرت بنا دے جس کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے, میری زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی اور موت کو ہر طرح کے شر سے راحت کا ذریعہ بنا دے۔

- اللهم اغفر لی ذنبی ووسّع لی فی رزقي وبارك لی فيما رزقتني.

ترجمہ: اے اللہ! مرے لناہ معاف کردے, رزق میں کشادگی اور برکت عطا کر۔

- اللهم أعنی ولاتعن علی وانصرنی ولاتنصر علی وامکر لی ولاتمکر علی واهدنی ویسر لی الهدی وانصرنی علی من بغی عليّ.

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد کر اور میرے خلاف نہ مدد کر, میرے لئے سازش اور مکر کر اور میرے خلاف مکر نہ کر, مجھے ہدایت دے اور میرے لئے ہدایت کو آسان کردے, اور جو میرے خلافت بغاوت کرے اس پر میری مدد فرما۔

- اللهم أعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک وأعوذبک منک لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسک.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا کے واسطے تیرے غضب سے پناہ چاہتا ہوں, تیری عافیت کے ذریعہ تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں, میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں, میں تیری ثناء کا شمار نہیں کر سکتا جس طرح کہ تو نے اپنی ثنا کی۔

- اللهم إني أعوذبك من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة الغنى وشر فتنة الفقر اللهم إني أعوذبك من شر فتنة المسيح الدجال اللهم اغسل قلبي بماء الثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس وباعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم إني أعوذبك من الكسل والمأثم والمغرم.

ترجمہ: اے اللہ! میں جہنم کے فتنے اور عذاب, قبر کے فتنے اور عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں, مالداری کے فتنے اور فقر کے فتنے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں, اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں, اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے سے دھل دے, میرے دل کو گناہوں سے اسی طرح پاک کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے دھلا جاتا ہے, میرے اور میرے گناہ کے درمیان ایسے ہی دوری پیدا کردے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کر رکھی ہے, اے اللہ! میں سستی و کاہلی, گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

- اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وعافني وارزقني واجبرني وارفعني.

ترجمہ: اے اللہ! مری مغفرت فرما, مجھ پر رحم کر, مجھے ہدایت, عافیت اور رزق عطا کر اور میری ساری بگڑی سنوار کر مجھے بلند کردے۔

- اللهم زدنا ولاتنقصنا وأكرمنا ولاتهنا واعطنا ولاتحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علينا وأرضنا وارض عنا.

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں زیادہ نواز, کمی نہ کر, ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر, ہمیں نواز اور محروم نہ کر, ہمیں ترجیح دے اور ہمارے اوپر کسی اور کو ترجیح نہ دے, ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں راضی کر دے۔

- اللهم أحسنت خلقي فأحسن خلقي

ترجمہ: اے اللہ! تونے ہماری بہترین خلقت فرمائی ہے تو ہمارے اخلاق بھی بہتر کر دے۔

- اللهم ثبِّتني ووالديّ وذريتي واجعلني هاديا مهديا.

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں, ہمارے والدین اور ہماری اولاد کو ثابت قدم رکھ اور ہدایت یافتہ بنا۔

یہاں صبح وشام کی کچھ دعائیں ذکر کی جارہی ہیں آپ ان کی پابندی کریں, ان کے ذریعہ اپنی, اپنی اولاد اور گھر بار کی حفاظت کریں, اللہ آپ کو انسان وجنات کی ہر شیطنت سے محفوظ رکھے۔

{الم ذلک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلاة ومما رزقناهم ینفقون والذین یؤمنون بما أنزل الیک وما أنزل من قبلک ووبالآخرة هم یوقنون أولئک علی هدی من ربهم وأولئک هم المفلحون} (بقرة: ۱-۵)

ترجمہ:

الم اس کتاب کے اللہ کی کتاب ہونے میں کوئی شک نہیں پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے, جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے

مال سے خرچ کرتے ہیں, جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔

{الله لااالـه إلا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم لـه مافي السموت وما في الأرض من ذا الذيي يشفع عنده الا بإذنه علم ما بين أيديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيئ من علمه إلابما شاء وسع كرسيه السموت والأرض ولا يؤوده حفظهما وهو العلى العظيم} (بقرة: ٢٥٥)

ترجمہ:

اللہ تعالی ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے, جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند, اس کی ملکیت ںں زمین اور آسمانوں کے تمام چیزیں ہیں, کون جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے, وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور ان کے پیچھے ہے, وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جتنا چاہے, اس کی کرسی کی وسعت نے زمین اور آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالی انکی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور اکتاتا ہے, وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

{آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين أحد من رسله وقالوا سمعنا وأطعنا غفرانک ربنا وإليک المصير لا يكلف الله نفسا إلا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاتخذنا إن نسينا او أخطأنا ربنا ولا تحمل علينا إصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفرلنا

وارحمنا أنت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين} (بقرة: ٢٨٥-٢٨٦)

ترجمہ: رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ کی جانب سے اترے اور مؤمن بھی ایمان لائے, یہ سب اللہ تعالی اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے, اس کے رسولوں میں سے کسی کی ہم تفریق نہیں کرتے انہوں نے کہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی, ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

{حم تنزيل الكتاب من الله العزيز العليم غافر الذنب وقابل التوب شديدالعقاب ذى الطول لا الـه الا هو إليـه المصير } (غافر: ١-٣)

ترجمہ: حم اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے, گناہ کو بخشنے والا اور توبہ قبول فرمانے والا, سخت عذاب والا, انعام وقدرت والا جس کے سوا کوئی نہیں, اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔

{هوالله الذى لا ا لـه الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم ه, الله الذى لا الـه الا هو الملك القدوس السلام المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ المصور لـه الأسماء الحسنى يسبح لـه ما فى السموت والأرض و هو العزيز الحكيم} (حشر: ٢٢-٢٤)

ترجمہ: وہی ہے جس کے سوا کوءی معبود نہیں چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں, بادشاہ, نہایک پاک, سب عیبوں سے صاف,

امن دینے والا, نگہبان, غالب زور آور, اور بڑائی والا, پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہی ہے اللہ پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا صورت بنانے والا, اسی کے لئے نہایت اچھے نام ہیں, ہر چیز خواہ وہ آیسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

{قل هو الله أحد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد}
(تین مرتبہ پڑھے)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک ہی ہے, اللہ تعالی بے نیاز ہے, نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

{قل أعوذ برب الناس ملك الناس اله الناس من شر الوسواس الخناس الذى يوسوس فى صدور الناس من الجنة والناس} (تین مرتبہ پڑھے)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں جو ذات, تمام انسانوں کی پرورش اور نگہداشت کرنے والی ہے, وہی اس لائق ہے کہ کائنات ک حکمرانی اور بادشاہی بھی اسی کے پاس ہو۔

{قل أعوذ برب الفلق من شر ماخلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفاثات فى العقد ومن شر حاسد إذا حسد}(تین مرتبہ پڑھے)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کیا ہے اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔

ـأعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق (تین مرتبہ پڑھے)

ترجمہ: میں اللہ کی مکمل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے

- بسم الله الذى لا يضر مع اسمہ شيئ فى الأرض ولا فى السماء وهو السميع العليم (تین مرتبہ پڑھے)

ترجمہ: شروع اس اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ دنیا و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی

- رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليہ وسلم نبيا (تین مرتبہ پڑھے)

ترجمہ: میں اللہ سے رب کے طور پر, اسلام سے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کے طور پر راضی ہوں۔

- أصبحنا وأصبح الملک لله والحمد لله لا إلہ الا الله وحده لا شريک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو على كل شيئ قدير رب أسألک خير ما فى هذا اليوم وخير ما بعده وأعوذبک من شر ما فى هذا اليوم ومن شر ما بعده رب أعوذبک من الكسل والهرم وسوء الكبر وأعوذبک من عذاب النار وعذاب القبر.

ترجمہ: ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی, تمام تعریف اللہ کے لئے ہے, اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں, وہ تنہا ہے, اس کا کوئی شریک نہیں, اس کی بادشاہت ہے, سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے, اے میرے رب! میں اس دن میں خیر کا اور جو اس دن کے بعد خیر ہے اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس دن میں جو شر

ہے اور اس کے بعد میں جو شر ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں, اے میرے رب! مں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ پکڑ تا ہوں, اے میرے پروردگار! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

- شام کے وقت أصبحنا وأصبح الملک للہ کی جگہ یہ کہے: أمسينا وأمسک الملک للہ , اور خير ما فی هذا اليوم کی جگہ یہ کہے : رب أسألک خير ما فی هذه الليلة .....

یعنی کہ : ہم نے شام کی....اور اے میرے رب ہم اس رات کی بھلائی کے طلب گار ہیں....

- (صبح کے وقت یہ دعا پڑھے)اللهم بک أصبحناوبک أمسينا وبک نحيى وبک نموت وإليک النشور

ترجمہ: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی, تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

- شام کے وقت یہ کہے: اللهم بک أمسينا وبک أصبحنا وبک نموت وبک نحيي وإليک النشور

یعنی کہ:ہم نے تیرے نام کے ساتھ شام کی......

- اللهم ما أصبح بی من نعمة أو بأحد من خلقک فمنک وحدک لا شريک لک فلک الحمد ولک الشکر .

ترجمہ: اے اللہ! میں نے یا تیری کسی بھی مخلوق جس نعمت کے ساتھ بھی صبح کی وہ صرف اور صرف تیری ہی جانب سے ہے, تیرا کوئی بھی شریک نہیں, تیرے لئے ہی ہر طرح کی تعریف اور شکر ہے۔

- شام کے وقت ماأصبح کی جگہ یہ کہے: ما أمسى بی .

یعنی کہ: جس نعمت کے ساتھ بھی ہم نے شام کی.....

- اللهم إنی أصبحت فی نعمة وعافية وستر فأتم نعمتک علی وعافيتک وسترک فی الدنيا والآخرة (تین مرتبہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے نعمت, عافیت اور ستر پوشی کے ساتھ صبح کی, تو اپنی نعمت, عافیت اور ستر پوشی مجھ پر مکمل کردے۔

- اور شام کے وقت کہے کہ: اللهم إنی أمسيت...الخ

یعنی کہ: (میں نے صبح کی) کہنے کے بجائے (میں نے شام کی کہے....)

- اللهم إنی أعوذبک من الهم والحزن وأعوذبک من العجز والكسل وأعوذبک من الجبن والبخل وأعوذبک من غلبة الدين ومن قهر الرجال.

ترجمہ: اے اللہ! میں حزن وملال اور غم سے تیری پناہ چاہتا ہوں, عاجز, سستی, بزدلی, بخالت, قرض کے بوجھ اور لوگوں کے ظلم سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

- اللهم إنی أسألک العافية فی الدنيا والآخرة اللهم إنی أسألک العفو والعافية فی دينی ودنياى وأهلی ومالی اللهم استر عوراتی

وآمن روعاتی اللهم احفظنی من بین يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي وأعوذبعظمتک أن أغتال من تحتي...

ترجمہ: اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے دنیاوآخرت میں عفووعافیت کاسوال کرتاہوں,اے اللہ! بالیقین میں تجھ سے اپنے دین, اپنی دنیا, اپنے اہل اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں, اے اللہ! میرے عیوب ڈھانپ دے اور میری گھبراہٹوں سے مجھے امن دے, اے اللہ! مرے سامنے سے مے پیچھے سے میرے بائیں سے میرے دائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما,میں تیری عظمت کے واسطے سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔

- اللهم أنت ربي لا الہ إلا انت خلقتني وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدک ما استطعت أعوذبک من شرّ ما صنعت أبوء لک بنعمتک علي وأبوء بذنبي فاغفر لي فإنہ لا يغفر الذنوب إلا انت.

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تونے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے وعدے اور عہد پر قائم ہوں, میں اس چیز کے شر سے جو میں نے کیا ہے تیری پناہ چاہتا ہوں, میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں, سو مجھے معاف فرما۔ بلاشبہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرتا۔

- اللهم إني أصبحت أشهدک وأشهدحملة عرشک وملائتک وأنبيائک وجميع خلقک بأنک أنت الله لا الہ الا انت وأن محمدا عبدک ورسولک

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ تجھے, تیری عرش اٹھانے والے فرشتے, دیگر فرشتے اور انبیاء کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور یہ کہ محمد تیرے بندہ اور رسول ہیں۔

- شام کے وقت یہ کہے: اللهم إني أمسيت ....الخ (چار مرتبہ)

یعنی کہ: میں نے اس حال میں شام کی کہ.....

- لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ , لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شيئ قدیر (سو مرتبہ) صبح وشام پڑھے

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں, اس کا کوئی شریک نہیں, اسی کی بادشاہت ہے, اس کے لئے تمام تعریف ہے, اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

- حسبي الله لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم (سات دفعہ پڑھے)

ترجمہ: میرے لئے وہ اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں, میں نے اسی پر بھروسہ کیا, اور وہ عظیم عرش کا مالک ہے۔

- حسبي الله وكفى سمع الله لمن دعا ليس وراء الله مرمى.

ترجمہ: میرے لئے اللہ ہی کافی ہے, وہ اپنے پکارنے والے کی سنتا ہے, اللہ کے بعد کوئی ہدف اور مقصد نہیں۔

- سبحان اللہ وبحمدہ (سو مرتبہ) صبح وشام پڑھے

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ۔

- استغفر الله و أتوب اليه (سو مرتبہ پڑھے)

ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی سے توبہ وانابت کرتا ہوں۔

یہ سب دعائیں فضیلۃ الشیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ۱۴۱۸ھ میں جمع کیا۔

میری بہن! میں یہاں آپ کو کچھ اہم لنکس بطور ہدیہ پیش کررہی ہوں:

العقيدة الصحيحة وما يضادها (صحیح اسلامی عقیدہ اور اس کے منافی امور)

https://islamhouse.com/ar/books/1872

رسالة الدروس المهمة لعامة الأمة (عام امت کے لئے اہم دروس)

www.binbaz.org.sa/article/392

صفة الحج و العمرة (حج وعمرہ کا بیان)

www.islamdoor.com/k/301.htm

صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ)

https://saaid.net/bahoth/233.pdf

رسالة الحجاب (حجاب کا پیغام)

https://islamhouse.com/ar/books/2053

رابط أحكام الحيض (حیض کے احکام)

http://www.islaamlight.com/gazlah/index.php?option=content&task=view&id=24008&Itemid=4

الدعاء من الكتاب و السنة (کتاب وسنت کی دعائیں)
https://islamhouse.com/ar/books/1885

محاضرة سيدات المحراب (تاریخ کی معزز خواتین)
http://www.islaamlight.com/gazlah/index.php?option=content&task=view&id=24327&itemid=2

آپ داعی بن کر اسلام کو پھیلاتے رہیں, اللہ سے ہم دعا گو ہیں کہ آپ کو حق پر ثابت قدم رکھے۔

فہرست:

صفحہ	عناوین
۲	دنیا کی تمام اسلامی بہنوں کے لئے دلی پیغام
۳	پہلا پیغام:توحید کا اہتمام
۵	توحید کے شروط
۱۲	شرک باللہ کی قسمیں
۱۵	اسلام کے وہ نواقض جن کے ذریعہ انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے
۲۱	دوسرا پیغام:عبادت میں اخلاص,جس کے معنی ہیں اللہ کی رضا کے لئے کام کرنا
۲۳	تیسرا پیغام:کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا
۲۴	کچھ منتشر بدعتیں
۲۵	چوتھا پیغام:نماز قائم کرنا
۲۸	پانچواں پیغام:حجاب اور ستر پوشی
۴۰	چھٹا پیغام:وقت کی حفاظت
۴۱	ساتواں پیغام:بیت اللہ کی بڑی حرمت ہے,اللہ کی تعظیم یہ بھی ہے کہ اس کے شعائر کی تعظیم کی جائے
۴۶	آٹھواں پیغام:آب زمزم کی فضیلت
۵۱	بعض احادیث,دعائیں اور مفید لنکس

قرآنی دعائیں	۵۴
سنت سے ماخوذ دعائیں	۵۹
صبح وشام کی دعائیں	٦۹
مفید لنکس	۷۹
فہرست	۸